36526-فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا

سوال

کیا میں فریضہ حج کی ادائیگی میں ایک یا دو برس کی تاخیر کرسکتا ہوں، مجھ میں استطاعت کی شرط تو پوری ہوچکی ہے، اگر میں اس برس حج کی ادائیگی کرتا ہوں تو اپنے بیوی بچوں سے دو برس تک دور رہوں گا اوران کے پاس نہیں جاسکتا، میں ایک ہی بار فریضہ حج کی ادائیگی اورا پنے واہل وعیال کی زیارت نہیں کرسکتا، یا تو میں فریضہ حج کی ادائیگی کروں اوریا پھرا پنے اہل وعیال کی پاس جاؤں اورحج کو مؤخر کردوں، مجھے اس کے بارہ میں فتوی دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان کے لیے فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے کیونکہ جب بھی اس کے پاس حج کرنے کی استطاعت ہواسے فوراحج کرنا چاہیے اسے علم نہیں کہ اگراس نے فریضہ حج کی ادائیگی میں تاخیر کی توکیا پیش آجائے۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا توفرمان ہے :

.{اورلوگوں پراللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض کردیا گیا ہے جو بھی اس کی استطاعت رکھے}.آل عمران (97)۔

اورنبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

(حج کی ادائیگی میں جلدی کرو– یعنی فریضہ حج کی ادائیگی میں– کیونکہ تم میں سے کسی کو بھی یہ علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا پیش آجائے) اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد میں روایت کیا ہے (314/1) اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیں اوراء الغلیل (990)۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.